# ایک علمی شخصیت اور عہد کی رخصتی

اکوڑہ خٹک کی بزم ادب کا ایک ایسا چراغ گزشتہ مہینے ۲۷ ردسمبر ۲۰۱۰ء صبح آٹھ بجے طویل علالت کے بعد بادِ فنا کے باعث ہمیشہ کے لئے بجھ گیا۔ جناب سراج الاسلام سراج صاحب خیبر پختونخواہ کی ایک بڑی علمی اور فنی شخصیت تھے۔ آپ نصف صدی سے زائد شعر و ادب اور فنون لطیفہ کے آسمان پر سراجِ منیر کی طرح چمکتے رہے۔ آپ علمی، ادبی صلاحیتوں، خوبیوں اور نیکیوں کا ایسا دریائے بیکنار تھے جس کی شیرینی اور روانی اپنی مثال آپ تھی، لیکن شہرت اور نام نمود سے آپ کو کوئی سروکار نہ تھا۔ اسی لئے گمنامی اور ذرائع ابلاغ اور مروجہ پروپیگنڈوں سے ہر وقت دور رہنے میں اپنے لئے عافیت سمجھتے تھے۔ اس لئے اس ''بدنامی'' کی رہگذر سے گزرنا آپ نے زندگی بھر گوارا نہ کیا۔ درویشانہ زندگی میں مست رہے۔ قناعت اور صبر و استقامت آپ کا شعار رہا اور قلم کتاب، مطالعہ اور درس و تدریس آپ کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ کبھی کبھار جب زیادہ سے زیادہ سیر کیلئے نکلتے تو پڑوس میں دارالعلوم حقانیہ میں مولانا ابراہیم فانی صاحب کے ہاں بیٹھ کر کچھ دیر شعر و شاعری اور ادب سے متعلقہ دلچسپ معلومات کا تبادلہ خیال کرتے۔ اور پھر وہی کتاب اور مطالعہ۔

اکوڑہ خٹک کی مردم خیز سرزمین جو خوشحال خان خٹک کا آبائی گاؤں بھی ہے، اسکے ہر محلے اور ہر گھر میں الحمدللہ علماء، صلحاء شعراء، ادیب باشعور، باکمال، علم و ادب اور فنون لطیفہ سے وابستہ افراد اور کوچہ سیاست کے شہسوار بستے ہیں۔ لیکن علم و ادب اور دیگر عصری و اسلامی فنون میں جو مہارت خدا نے سراج الاسلام سراج صاحب کو ودیعت کی تھی، یہ ایسا وصف خصوصی تھا جو سراج صاحب مرحوم کو اپنے ہمعصروں پر فوقیت دیتا تھا۔

آپ مرنج مرنجاں طبیعت والی شخصیت، انتہائی وضعدار، اصول پرست، پابندی اوقات اور سب کو اپنے خوش اخلاقی سے متاثر کرنیوالی باکمال اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ عشق رسول ﷺ آپ کی نس نس میں رچا بسا تھا، کئی نعتیہ مجموعے بھی آپ کی تصانیف میں شامل ہیں۔ تقریباً پچاس کے لگ بھگ آپ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تالیفات و تصنیفات کی تعداد بنتی ہے۔ مختلف زبانوں اور شاعروں کے پشتو اور اردو زبانوں میں تراجم بھی بڑے دلچسپ پیرائے میں آپ نے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ علم ابجد سے آپ کو خصوصی شغف تھا۔ اس فن میں آپ درجہ اجتہاد کو چھوتے تھے۔ ملک بھر سے لوگ آپ سے اس سلسلے میں استفادہ کیا کرتے تھے۔ زائچہ تیار کرنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ خوش نویسی سے آپ کو بڑی دلچسپی تھی۔ گاؤں اور علاقہ کے ہزاروں بچوں نے آپ سے خوشخطی سیکھی۔ ماہنامہ ''الحق'' اور راقم سے خصوصی تعلق رہا۔ کئی برس ماہنامہ ''الحق'' کی پروف ریڈنگ بغیر کسی معاوضہ کے جاری رکھی۔ ہمیشہ اپنے مشوروں سے نوازتے رہے۔ یقیناً اکوڑہ خٹک اور ماہنامہ ''الحق'' کو آپ کی طویل بیماری اور بعد میں آپ کی جدائی سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آپ کا جنازہ معروف روحانی عالم دین اور بزرگ شخصیت حضرت مولانا رحیم اللہ باچا صاحب نے پڑھایا۔ ادارہ آپ کے برخورداران سے دلی تعزیت کرتا ہے اور خود بھی تعزیت کا مستحق ہے۔

ے ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے — اک شمع ہے دلیل سحر سو وہ بھی خموش ہے